روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 31 جنوری 2014ء 29 ربیع الاول 1435 ہجری 31 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 26

نیک نیت حافظ قرآن

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے قرآن کریم پڑھا اور حفظ کرنے سے پہلے اس کی وفات ہوگئی تو اس کی قبر میں اس کے پاس ایک فرشتہ آئے گا اور قبر میں ہی اس کو قرآن کریم حفظ کرا دے گا۔ حتیٰ کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ قرآن کریم اس کو مکمل طور پر حفظ ہو چکا ہوگا۔

(کنزالعمال جلد1 صفحہ 547 کتاب الاذکار من قسم الاقوال، باب السابع فی تلاوۃ القرآن و فضائلہ، الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے قبل کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اور یہ ان کی تحقیق کا نچوڑ ہے۔

''اس وقت آپ کے مشاغل بجز عبادت و ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن مجید اور کچھ نہ تھے۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ عموماً ٹہلتے رہتے اور پڑھتے رہتے۔ دوسرے لوگ جو حقائق سے ناواقف تھے وہ اکثر آپ کے اس شغل پر ہنسی کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت اس پر تدبر اور تفکر کی بہت عادت تھی...... اس قدر تلاوت قرآن مجید کا شوق اور جوش ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی اس مجید کتاب سے کس قدر محبت اور تعلق تھا اور آپ کو کلام الٰہی سے کیسی مناسبت اور دلچسپی تھی۔ اور اس تلاوت اور پُرغور مطالعہ نے آپ کے اندر قرآن مجید کی صداقت اور عظمت کے اظہار کے لئے ایک جوش پیدا کر دیا تھا اور خدا تعالیٰ نے علوم قرآنی کا ایک بحر ناپیدا کنار آپ کو بنا دیا تھا۔ جو علم کلام آپ کو دیا گیا۔ اس کی نظیر پہلوں میں نہیں ملتی...... غرض ایک تو قرآن مجید کے ساتھ غایت درجہ کی محبت تھی اور اس کی عظمت اور صداقت کے اظہار کے لئے ایک رو بجلی کی طرح آپ کے اندر دوڑ رہی تھی۔''

(حیات احمد، ص 135-136)

حضرت مفتی محمد صادق بیان کرتے ہیں کہ

''میں نے حضرت مسیح موعود کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک دفعہ آپ اپنے خدام کے ساتھ سیر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے اور ان دنوں میں منشی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد (حافظ محبوب الرحمٰن) قادیان آئے ہوئے تھے۔ کسی شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستہ کے ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف سنایا تو اس وقت مَیں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر مَیں نے بہت غور سے دیکھا مگر مَیں نے آپ کو روتے نہیں پایا حالانکہ آپ کو مولوی صاحب کی وفات کا نہایت سخت صدمہ تھا۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت نمبر 433)

مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے اس واقعہ کی مزید وضاحت فرمائی ہے کہ

''حضور کو قراءت بہت پسند آئی اور وہیں حضور نے فرمایا کہ روزانہ بعد نماز عشاء ہمیں قرآن مجید سنایا کریں۔ قریباً ایک ماہ وہ حضور کو قرآن مجید سناتے رہے۔''

(رفقاء احمد جلد دہم 206)

شمس العلماء جناب مولانا سید میر حسن صاحب (استاد علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال) کا بیان ہے کہ

''حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پُر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرانامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص 270)

حق کے طالبوں کے لئے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ہمارا مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں اور ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں''۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 27)

''جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہوتا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

گاڑیاں برائے فروخت

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں درج ذیل ایمبولینس برائے فروخت ہیں۔

1۔ ایک عدد مرسیڈیز ایمبولینس
ماڈل 2006ء (CC 2500)

2۔ ایک عدد فورڈ ایمبولینس
ماڈل 1993ء (CC 2496)

خواہشمند حضرات خاکسار سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 18 جنوری 2014ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوچکے ہیں

خطبہ جمعہ 27 دسمبر 2013ء

س: حضور انور نے قادیان کی کیا حیثیت بیان فرمائی؟

ج: قادیان کو جو حیثیت حضرت مسیح موعود کی بستی ہونے کی وجہ سے اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود کا پیغام اس بستی سے نکل کر پہنچنے کی وجہ سے.. حاصل ہے وہ اس بستی کو جہاں (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز بناتی ہے وہاں اس بستی میں منعقد ہونے والے جلسوں کو بھی بین الاقوامی جلسہ بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج وہاں بتیس تینتیس ملکوں کی نمائندگی ہورہی ہے۔

س: حضور انور نے قادیان کے جلسہ کی انفرادیت کا کس طرح تذکرہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! قادیان کے جلسے کے ماحول میں روحانیت کا ایک اور رنگ محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ اس بستی کی فضاؤں میں اور گلی کوچوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور مسیح موعود اور مہدی موعود کی یادوں کی خوشبو روحانیت کے ایک اور ہی ماحول میں لے جاتی ہے۔ پس اس ماحول میں ملی ہوئی نصیحت بھی ایک خاص رنگ اور ایک خاص اثر رکھتی ہے۔

س: حضور انور نے شاملین جلسہ سالانہ کو کن امور کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! میں اس جلسے میں شامل ہونے والے تمام شاملین اُن مقاصد کو بھی اپنے سامنے رکھیں اور ہر وقت اس کی جگالی کرتے رہیں جو جلسہ کے انعقاد کے حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں۔

س: جلسہ سالانہ کے مقاصد کی روشنی میں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود نے ایک مقصد یہ بھی بتایا تھا کہ افرادِ جماعت کا ایک دوسرے سے جلسہ کے دنوں میں تعارف بڑھے اور اخوت اور پیار اور محبت کے تعلقات قائم ہوں......پس اس کو سامنے رکھتے ہوئے سب شامل ہونے والے امیری، غریبی اور بڑے ہونے اور چھوٹے ہونے کے فرق کو مٹادیں۔ ذاتی رنجشیں دور کردیں جیسے کبھی پیدا ہی نہیں ہوئیں تھیں۔ پھر دنیاوی خواہشات سے بھی دلوں کو پاک کریں گے اور آخرت کی طرف بکلی جھکنے کا خیال، احساس اور خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں۔ زہد اور تقویٰ پر نظر رکھیں۔ عہد بیعت کی پابندی کریں۔ خداترسی، پرہیزگاری اور نرم دلی کے اوصاف اپنے اندر پیدا کریں ہیں یا ظلم و جور اور بداخلاقی اور بدکلامی چھوڑ دیں۔ عاجزی اور انکساری کے نمونے قائم کریں۔ تکبر وغرور سے اپنے سروں اور گردنوں کو اکڑا کر چلنا چھوڑ دیں۔ سچائی کے خوبصورت موتی بکھیریں جھوٹ کے اندھیروں کی نظر ہوکر خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول نہ لیں۔

س: حضور انور نے جلسہ کے تین دنوں کا کیا لائحہ عمل بیان فرمایا اور کیا نصیحت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! جلسہ کے یہ تین دن ان باتوں کا جائزہ لینے کے لئے اور اپنے عمل خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کے لئے بہترین دن ہیں۔ پس اس تین دن کے کیمپ سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس مقصد کو حاصل کئے بغیر وہاں سے واپس لوٹے اور قادیان میں رہنے والا کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو ان تین دنوں کو اپنی اصلاح کا بہترین ذریعہ نہ بنالے۔ اور جو تبدیلی پیدا کرنی ہے یا پیدا کی ہے، اُس میں مداومت اختیار کرنی ہے، اسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بھی بنانا ہے۔

س: حضور انور نے حضرت ابوبکرؓ کے نمونہ کی روشنی میں احباب جماعت کو کیا تلقین فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنھم نے اپنی زندگیوں میں کر کے دکھایا ایسا ہی تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 248)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زندگی میں صدق و وفا کے جو ہم نمونے دیکھتے ہیں تو اُن میں ایک عجیب شان نظر آتی ہے۔ پس یہ وہ نمونہ ہے جس کو سامنے رکھنے کی حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت سے توقع کی ہے۔ یہ معیار سامنے رہیں گے تو حضرت مسیح موعود کی توقعات کو پورا کرنے کی روح قائم رہے گی۔

س: حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کی تکمیل کا حصہ ہم کس طرح بن سکتے ہیں؟

ج: فرمایا! اس زمانے میں ہم نے اگر حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کا حصہ بننا ہے تو ہمیں آپ کی ہر بات پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور اُس طاقت اور جوش کی ضرورت ہے جس کا نمونہ صحابہ نے جنگِ حنین میں دکھایا تھا۔ کیونکہ اس جذبے کے بغیر نہ ہم لغویات سے بچ سکتے ہیں، نہ ہم دنیا کی لالچوں سے بچ سکتے ہیں نہ ہم اپنے نفس کی اصلاح کرسکتے ہیں، نہ ہم جلسوں میں شامل ہونے کی روح کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ہم حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو سمجھ سکتے ہیں، نہ ہمارے اندر (دین حق) کی خدمت کے جذبے کی حقیقی روح پیدا ہوسکتی ہے۔

س: جنگ حنین میں انصار نے حضرت عباسؓ کی اس آواز پر کہ خدا کا رسولؐ تمہیں بلاتا ہے کیا عملی نمونہ پیش فرمایا؟

ج: جنگ حنین میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنے بارہ صحابہ کے ساتھ میدان جنگ میں رہ گئے تو آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ انصار کو آواز دے کر کہو کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ انصار کہتے ہیں کہ جب ہمارے کانوں میں حضرت عباسؓ کی آواز پڑی کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے تو اس سے پہلے بھی ہم اپنی سواریوں کو میدانِ جنگ کی طرف موڑنے کی کوشش کررہے تھے لیکن اس آواز نے ایسا جادو کیا کہ ایک نیا جذبہ اور بجلی کی طاقت ہمارے جسموں میں پیدا ہوگئی اور جو سواریاں مڑسکیں، اُن کے سوار سواریوں سمیت میدانِ جنگ میں پہنچ گئے اور جو سواریاں مڑنے کے لئے تیار نہیں تھیں، باوجود کوشش کے، تو اُن سواروں نے اُن سواریوں کی گردنیں اپنی تلواروں سے کاٹ دیں اور دوڑتے ہوئے میدانِ جنگ میں پہنچ گئے اور لبیک یا رسول اللہ! لبیک کہتے ہوئے آپ کے گرد جمع ہوگئے۔

پس اپنے نفس کے سرکش گھوڑوں کی گردنیں کاٹو۔ آج زمانے کا امام، مصلح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آنے والا نبی جو ہمیں ہماری عملی حالتوں کی درستگی کی طرف بلا رہا ہے تو ہمیں بھی لبیک کہتے ہوئے اس کے گرد جمع ہونے کی ضرورت ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ اس کے گرد جمع ہوجائیں۔

س: جلسہ سالانہ قادیان کے علاوہ دیگر کن ممالک کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا ذکر فرمایا؟

ج: امریکہ میں ویسٹ کوسٹ، مالی، نائیجر، نائیجیریا، سینیگال اور آئیوری کوسٹ میں جلسہ ہورہا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے باہم اتفاق اور محبت کے بارہ میں کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: آپ فرماتے ہیں ''تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (۔) کو یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم وجودِ واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دُعا کرو۔ ......میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ ...... یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اُس کا انجام اچھا نہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 336)

''باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ ...... ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کردوں گا۔ جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اُوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہوکر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے، مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کرسکتا، بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 336)

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کو مخاطب کر کے کیا فرمایا؟

ج: ''میں ایک بار پھر ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں، بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر نہ صرف میری ذات تک، بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے، جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کامل کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ہی ذات تک پہنچتا، تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پرواہ تھی۔ مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ ......تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

نماز اور ذکر الٰہی سے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے

دین حق کی تعلیم کے مطابق نماز کی فرضیت واضح کرنے کے لئے اگر یہ کہا جائے کہ مختلف عبادات میں نماز کو اولیت کا درجہ حاصل ہے تو یہ ہرگز مبالغہ نہ ہوگا اس لئے کہ دن رات میں نماز ہر صاحب شعور اور صاحب ایمان مرد اور عورت پر پانچ وقت لازم اور فرض ہے۔ قرآن کریم میں نماز کے متعلق بار بار تاکید فرمائی گئی ہے۔

مثال کے طور پر سورۃ العنکبوت رکوع 5 میں ارشاد باری ہے۔

اور نماز کو قائم کر، یقیناً نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

اب میں نماز کے متعلق بتاتا ہوں۔ یہ سب سے ضروری اور اہم ذکر ہے کیونکہ اس میں انسان کبھی کھڑا ہو کر ذکر کرتا ہے اور کبھی رکوع میں۔ کبھی سجدہ میں، کبھی بیٹھ کر، پھر نماز میں قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کے علاوہ اور اذکار بھی کرتا ہے۔ پس نماز تمام ذکروں کی جامع ہے۔

(ذکر الٰہی ص23)

پانچ نمازوں کا ثواب پچاس کے برابر

بخاری شریف میں معراج کے ذکر میں یہ قابل غور واقعہ درج ہے کہ حضرت سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ جب میں واپس لوٹتے ہوئے حضرت موسیٰؑ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے۔ میں نے بتایا کہ پچاس نمازیں۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس واپس جایئے اس لئے کہ آپ کی امت ان کی طاقت نہیں پائے گی۔ سو میں رب کریم کے پاس واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا اور بتایا تو آپ نے کہا کہ آپ پھر اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں پائے گی۔ میں نے پھر اپنے رب کے حضور حاضری دی۔ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کا ایک اور حصہ کم کر دیا۔ لیکن جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر سے رب العزت کی بارگاہ میں جانے کا مشورہ دیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض ہیں اور ان کا اجر و ثواب پچاس کے برابر ہوگا۔ جب میں موسیٰؑ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ پھر اپنے رب کی طرف رجوع فرمائیں لیکن میں نے کہا کہ اب میں واپس نہیں جاؤں گا کہ مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے پچاس کی بجائے صرف پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں تو کیا میری امت اس کی بھی پابندی نہیں کرے گی؟

نماز کے ساتھ دوسرے اذکار

مندرجہ بالا دلنشیں واقعہ یعنی پچاس نمازوں کی بجائے بالآخر پانچ نمازوں کا فرض ہونا جہاں ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم کا شکر ادا کریں کہ اس نے اپنے فضل سے نمازوں کی تعداد میں اس قدر سہولت اور رعایت عطا فرمائی وہاں ہمیں یہ بھی پختہ ارادہ اور عہد کرنا چاہئے کہ پنجوقتہ نماز کی پابندی اور التزام میں ہرگز کوئی تساہل یا تاخیر نہ ہو اور اس سلسلہ میں تمام جماعت عالمگیر حضرت مصلح موعود کے اعتماد اور تمام خلفائے احمدیت کی بار بار کی تلقین اور تاکید کی پوری طرح پابندی اور لاج رکھنے والی ہو جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے اپنی تقریر ذکر الٰہی فرمودہ 1916ء میں جماعت کو اپنی خوشنودی اور اطمینان کا یہ سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا۔

نماز بھی ذکر اللہ ہی ہے جس کی ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے پوری پوری پابندی کی جاتی ہے۔ مگر اس کے سوا اور بھی ذکر اللہ ہیں جن کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔

(ذکر الٰہی ص5)

اس سلسلہ میں ذکر الٰہی (استغفار، تسبیحات وغیرہ) کی اہمیت اور اہتمام کی طرف متوجہ کرنے کے لئے فرمایا:

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے دعا پر بڑا زور دیا ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت دعا سے بہت کام لیتی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود نے ذکر الٰہی پر بھی بہت زور دیا ہے لیکن اس کی طرف جتنی کہ توجہ کرنی چاہئے، اس وقت تک ایسی نہیں کی گئی۔ (ذکر الٰہی ص5)

نماز اور ذکر الٰہی کا تعلق

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ نماز جو بلاشبہ مجموعہ اذکار ہے اپنے مقررہ وقت پر فرض اور لازم ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا:

''یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے''۔

(سورۃ نساء رکوع 15)

لیکن دوسرے اذکار (جیسا کہ لا الٰہ الا اللہ، استغفار، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لاحول ولا قوۃ الا باللہ) کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں۔ یہ پاک اور بابرکت کلمات انسان اٹھتے بیٹھتے۔ گھر آتے جاتے۔ حتیٰ کہ کام کے دوران بھی بآسانی ادا کر سکتا ہے۔ یعنی ذکر الٰہی کے متعلق وہ حدیث مبارکہ یاد رکھنی چاہئے جس میں فرمایا گیا ہے کہ تمہاری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز اور ذکر الٰہی کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور یہ دونوں پاکیزہ اور روح پرور عبادات ایک دوسرے کو تقویت اور لذت دیتی ہیں یعنی جس قدر نماز کو جذب اور شوق سے ادا کیا جائے گا اتنا ہی دل مزید ذکر الٰہی، دعا اور شکر اور درود شریف کی طرف مائل اور راغب ہوگا اور جس قدر ذکر الٰہی کی عادت اور دلچسپی پیدا ہوگی اتنی ہی نماز میں پابندی اور حضوری اور الحاح اور توجہ بڑھے گی۔

ذکر الٰہی کی اہمیت

زندہ اور مردہ کی مثال

حضرت مصلح موعود اپنی تقریر ذکر الٰہی میں حدیث شریف کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ایسی ہی ہے جیسے زندہ اور مردہ کی۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ذکر اللہ کس قدر اہم اور ضروری ہے۔

(ذکر الٰہی ص4)

ذکر الٰہی کا درجہ بہت بلند ہے

رسول کریم ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے اصحاب کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو سب سے بہتر اور سب سے پسندیدہ ہو اور سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ کوئی جہاد کے لئے جائے اور دشمنوں کو قتل کرے اور خود بھی شہید ہو جائے۔ صحابہؓ نے کہا فرمایئے۔ آپؐ نے کہا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کا درجہ بہت بلند ہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ کیا جہاد سے بھی اس کا درجہ بلند ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ وجہ یہ کہ ذکر الٰہی جہاد کی ترغیب دیتا ہے۔ (ذکر الٰہی ص5)

ذکر سے طمانیت حاصل ہوتی ہے

سورۃ الرعد آیت 29 کے حوالے سے فرمایا:

قلوب کو ذکر سے طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ کیوں۔ اس لئے کہ گھبراہٹ اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ انسان یہ سمجھے کہ میں اس مصیبت سے ہلاک ہونے لگا ہوں اور اگر اس کو یہ یقین ہو کہ ہر ایک مصیبت اور تکلیف کا علاج ہے تو وہ نہیں گھبرائے گا۔ پس جب کوئی شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ غیر محدود طاقتیں رکھتا ہے اور ہر قسم کی تکلیفوں کو دور کر سکتا ہے تو اس کا دل کہتا ہے کہ جب میرا ایسا خدا ہے تو پھر مجھے کسی مصیبت سے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ خود اس کو دور کر دے گا۔ اس طرح اس کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ (ذکر الٰہی ص44)

خدا تعالیٰ کا دوست

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ذکر کرنے والے بندہ کو خدا تعالیٰ اپنا دوست بنا لیتا ہے اور اسی دنیا میں اسے اپنی بارگاہ میں یاد کرتا ہے۔

فاذکرونی اذکرکم ......اے میرے بندہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ خدا تعالیٰ کا یاد کرنا یہی ہے کہ اپنے حضور باریابی بخشتا ہے۔ (ذکر الٰہی ص44)

گناہ معاف ہوتے ہیں

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو تکبیر و تحمید و تسبیح کرتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں گو مثل زبد البحر یعنی سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (ذکر الٰہی ص46)

مجلس کے آداب

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مجالس کے اہم آداب کے سلسلہ میں ان احادیث مبارکہ کی طرف توجہ مبذول فرماتے ہیں:

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور باہم درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت باری ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے جلو میں لے لیتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ اپنی مجلس کو قیامت کے روز حسرت سے دیکھیں گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2004ء مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم ص59)

نماز باجماعت سے قبل اور بعد کے اذکار

ذکر الٰہی کا نماز کے ساتھ ایک اور تعلق بھی ہے وہ یہ کہ ذکر الٰہی کا ایک نہایت عمدہ اور مفید موقع نماز سے پہلے اور نماز کے بعد آتا ہے۔ بیت الذکر میں

نماز باجماعت کے انتظار کے وقت حسب موقع تحیۃ البیت (دو رکعتیں) یا ذکر الٰہی و درود شریف کے لئے عمدہ ماحول موجود ہوتا ہے۔ اس طرح وہ سارا وقت عبادت میں شمار ہوگا اور یہی انہماک نماز باجماعت شروع ہونے پر بھی توجہ اور شوق میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد کئی مسنون اذکار ہیں جن کے پڑھنے سے نماز کا ثواب اور لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ فرض نماز اور دوسرے اذکار (ذکر الٰہی اور درود شریف) کا شوق اور اہتمام ایک دوسرے کے لئے رغبت اور تقویت اور برکت اور حلاوت کا باعث بنتے ہیں۔

نماز ترک نہ کی جائے

بعض احباب کو شکایت ہوتی ہے کہ ان کا دل نماز میں نہیں لگتا اور وہ نماز کو بوجھل سمجھتے ہیں ایسے احباب کے لئے حضرت مسیح موعود بہت قیمتی نصیحت فرماتے ہیں:۔

جب کبھی ایسی حالت ہو کہ انس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ، استغفار، تضرع۔ بے ذوقی سے ترک نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے۔ جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا جاتا ہے۔ یہاں تک کے آخر اس کو لذت اور سرور آ جاتا ہے۔ پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے اور تھکنا مناسب نہیں۔ آخر اسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جاوے گا۔

(ملفوظات جلد 3 ص 310)

سبق آموز حکایت

خاکسار نے عبادت اور نماز سے مایوس ہو جانے والے کے متعلق مولانا روم کی ایک نصیحت آموز اور دلچسپ حکایت پڑھی ہے۔ مولانا روم ایک عبادت گزار اور نیک شخص کا قصہ بیان کرتے ہیں۔ جس کے دل میں نیک کاروں کے سب سے بڑے دشمن یعنی شیطان نے یہ وسوسہ ڈالنا شروع کیا کہ اے بھولے انسان تو کتنی باقاعدگی سے اللہ کو پکارتا ہے۔ کیا تو نے کبھی اللہ سے بھی جواب اور قبولیت کا پیغام سنا ہے۔ شیطان کے مسلسل وسوسہ اور شک وشبہات سے اس عابد نے اپنی ریاضت اور عبادت چھوڑ دی اور مایوس ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر رحم فرمایا اور ایک بزرگ اسے خواب میں ملے اور اس سے مایوسی اور افسردگی کی وجہ دریافت کی۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں اس بات سے سخت مایوس اور خوف زدہ ہو گیا ہوں کہ رب العزت کی طرف سے میری عبادات کی قبولیت کا کوئی جواب نہیں ملتا۔ خواب میں اس بزرگ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں تمہاری ڈھارس کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے نیک خصلت بندے۔ یہ مجھے پکارنا اور عبادت کرنا اور تیری زبان کا ورد اور ذکر سے تر ہونا اور ہماری یاد میں مشغول ہو کر دنیا کے فسادات اور جھمیلوں سے بچے رہنا یہی ہماری لبیک ہے۔ کیا میں نے تجھے اپنے کام میں نہیں لگا رکھا۔ کسی نماز اور عبادت کی توفیق عطا ہو جانا ہی اس کی قبولیت کی دلیل ہے۔ جس سے اللہ ناراض ہو جائے اسے اپنی عبادت کی توفیق ہی نہیں دیتا۔

قیمتی نسخہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعود نے ہمیں عبادت میں بے ذوقی، وساوس اور مایوسی سے بچنے کا نادر طریق سکھایا ہے۔ حضرت فرماتے ہیں:

دیکھو پانی کے لئے کس قدر زمین کو کھودنا پڑتا ہے جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جو تھکتے نہیں وہ آخر نکال ہی لیتے ہیں۔ اس لئے اس ذوق کو حاصل کرنے کے لئے استغفار، کثرت نماز و دعا، مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 310)

مکرم عبداللہ صاحب برکینا فاسو

درود وسلام بھیجنا شیوہ مومنین ہے

گستاخی رسولؐ کے موقع پر مومنوں کو پہلے سے بڑھ کر درود پڑھنا چاہئے

انبیاء کرام کے ساتھ استہزاء کرنا آج کی بات نہیں۔ یہ استہزاء اتنا ہی قدیم ہے جتنی انبیاء کی تاریخ۔ جب آدم پیدا ہوتے ہیں تو شیطان جہاں انا خیر منہ کا اعلان کر کے اپنے تکبر کا اظہار کرتا ہے وہیں آدم کو حقیر جان کر استہزاء کا مرتکب ہوتا ہے۔ فرشتوں کے ساتھ کھڑا ہونا پسند نہیں کرتا۔ یہ اقرار کرنے کے باوجود کہ خلقتنی من نار کہ تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے پھر خالق کی نافرمانی کرتا ہے۔ یوں خدا، فرشتوں اور نبیوں کے دشمنوں کا سرغنہ بن جاتا ہے اور خدا کو بھی اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ افسوس لوگوں پر کہ انہوں نے ہر نبی کو استہزاء کا نشانہ بنایا۔ پھر فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ تجھ سے بھی اسی طرح کا استہزاء ہوگا۔ چنانچہ آپ ﷺ کو مذمم کہا گیا۔

ایک نے کہا آپ نعوذ باللہ ذلیل ترین ہیں اور میں معزز ترین ہوں۔ گویا شیطانی کلمہ انا خیر منہ کی بازگشت پھر سنائی دی۔ بعضوں نے کہا آپ نعوذ باللہ حقیر ہیں اور کلام الٰہی تو عظیم شخص پر اترنا چاہئے تھا۔ خدا نے کہا کہ آپ کے اخلاق عظیم ہیں۔ آپ خود بھی عظیم ہیں اور تمہارا قول باطل ہے۔

آپ کو ساحر، مجنون، شاعر، کاہن، غیر منصف وغیرہ کہا گیا۔ آپ کے آباء و اجداد کو زبانیں موڑتے ہوئے وحشی کہا، لکھا اور آج تک لکھتے ہیں اور یہ بھول گئے کہ محمد ﷺ کے آباء واجداد ہمارے آباء و اجداد کے بھائی ہی تھے۔ کیا کوئی شریف النفس اپنے باپ دادوں سے بھی استہزاء کرتا ہے؟ چنانچہ اس قدر دریدہ دہنی کی گئی کہ خدا نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ان باتوں سے تیرا دل سخت تنگ ہوتا ہے۔ تو میری حمد کے ساتھ تسبیح کر، سجدے کر، زندگی کی آخری سانس تک میری عبادت کر۔ ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابلہ میں تیرے لئے کافی ہیں۔

دشمنان انبیاء نے صرف لسانی اذیتوں سے کام نہیں لیا بلکہ جسمانی اذیتیں بھی پہنچائیں۔ انبیاء کے ساتھ جنگیں لڑی گئیں۔ انہیں قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت رسول کریم ﷺ کو طائف میں لہولہان کر دیا گیا۔ جنگ میں دانت مبارک شہید کر دیئے گئے۔ زہر دیا گیا۔ کوڑا کرکٹ پھینکا گیا۔ عورتوں نے بھی اذیت پہنچانے میں کوئی کمی نہ کی۔ جن کو کوئی پوچھنے والا نہ ہوتا تھا وہ بھی مخالفت میں اتنے بڑھتے گئے کہ ایذا رسانی پر اتر آتے۔ کوڑا پھینکنے والی عورت کی مثال واضح ہے اور اب رسول کریم ﷺ کے استہزاء میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ فلموں اور خاکوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’وہ لوگ جو کہ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ ان کو اس دنیا میں اور آخرت میں اپنے قرب سے محروم کر دیتا ہے اور اس نے ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر چھوڑا ہے‘‘۔

(الاحزاب:58)

’’اور ہم نے اسی طرح مجرموں میں سے سب نبیوں کے دشمن بنائے ہیں‘‘۔

(الفرقان:32)

گویا انبیاء کا استہزاء کرنے والے مجرم ہوتے ہیں۔ ان مجرموں کے آپس میں رابطے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو شیطانی وحی کرتے رہتے ہیں۔ دشمنی اور گناہوں کے کاموں میں ایک دوسرے کے خوب مددگار ہوتے ہیں۔ اگر خدا چاہتا تو ایسا نہ ہوتا مگر اس نے مہلت دی تا منکرین کے دل انہی باتوں کی طرف جھکے رہیں اور وہ ان باتوں کو پسند کرنے لگ جائیں بالآخر اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لیں۔

یہ استہزاء کرنے والے منکرین آخرت ہوتے ہیں۔ جن وانس سے ہوتے ہیں۔ بڑے لوگوں، بڑی قوموں سے ہوتے ہیں اور غریب لوگوں، غریب قوموں سے بھی ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے علم اور دولت کا تکبر ہوتا ہے۔ خدا کی مہلت سے فائدہ اٹھا کر اصلاح کرنے کی بجائے استہزاء میں بڑھتے جاتے ہیں اور اس کو کھیل تماشا بنا لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

’’تو کہہ کہ کیا اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول سے مذاق اور ہنسی کرتے تھے۔‘‘

(التوبہ:65)

پھر فرمایا کہ اللہ ان کو ان کی ہنسی کی سزا ضرور دے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ گزشتہ سرکش قوموں سے کیا سلوک ہوا؟ میری پکڑ کیسی تھی؟ ہم نے بستیوں کی بستیاں ہلاک کر دیں۔ یہ استہزاء ہی ان کی پکڑ کا موجب بن گیا اور بعد ہلاکت جہنم ٹھکانہ بنی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومنو! تم ایسے لوگوں سے دوستی نہ کرو۔ ان کی مجلسوں میں نہ بیٹھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم ان جیسے ہو جاؤ گے۔ ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ یہ تو تمہاری اذان اور نماز تک سے مذاق کرتے ہیں۔ دعویٰ یہ علم کا کرتے ہیں حقیقت میں جاہل ہیں۔

قرآن کریم میں حج کی آیات کے ضمن میں حکم ہے کہ اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو یا اس سے بھی بڑھ کر دل جمعی سے۔ گویا مومن ذکر الٰہی کو نہیں بھولتا جس طرح لوگ اپنے باپ دادوں کو نہیں بھولتے۔ ہر شخص اپنے باپ کو اچھے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ ہمیں بھی خدا کو اچھے الفاظ سے یاد کرنا چاہیے۔ خدا کو بھولنا نہیں چاہیے۔ اچھے ناموں سے خدا کو یاد کرنا چاہیے۔ ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں جس سے خدا ناراض ہو۔ یہاں تک احتیاط کا حکم ہے کہ فرمایا:

’’اور تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا (دعاؤں میں) پکارتے ہیں گالیاں نہ دو نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔‘‘

(الانعام:109)

یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہارے دین کی تضحیک نہ کرے تو دوسروں کے ادیان کا بھی احترام کرو۔ اگر تم دوسروں کے معبودوں کو گالیاں دوگے تو دشمنی پیدا ہوگی اور دشمن بغیر علم جو کچھ منہ میں آئے نکالتا رہے گا۔ جس سے خدائے حقیقی کو بھی سب وشتم کا نشانہ بنایا جائے گا۔ تم جھوٹے معبودوں کی خدائی نہیں مانتے اور خدائے واحد کی طرف بلاتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ مگر حکمت سے بلاؤ۔ سب وشتم کا طریق اختیار نہ کرو۔ اور نہ ہی سب وشتم کا موقعہ دو۔

اس آیت نے دوسروں کے مذہب کے احترام کا سبق دیا۔ قرآن کریم نے لا اکراہ فی الدین کہہ کر آزادئ اظہار عقائد کی تعلیم دی اور لا تسبوا والی آیت سے اس آزادی کو دوسروں کے مذاہب کے احترام سے جوڑ دیا بلکہ دین اختیار کرنے میں جبر نہیں والی آیت سے ہی مذاہب کا احترام مترشح ہوتا ہے۔

جس مذہب کے پیشوا نے جھوٹے معبودوں کو گالی دینے سے منع کیا ہو، تمام قوموں کے انبیاء پر ایمان لانا اپنے دین کا جزو لاینفک قرار دیا ہو اور دوسروں کی عبادتگاہوں تک کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہو ایسے پیشوا سے تمسخر کرنا کس قدر ظلم ہے۔ یہ پیشوا تو مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ ہونا بھی ایسے ہی چاہئے کیونکہ اس نے تو ہی ان کی اور دوسروں کی جانوں کی حفاظت کے اصول مقرر کیئے۔ بدبخت ہے وہ شخص جو ایسے عظیم الشان نبی کی تحقیر کر کے خودکشی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اس دنیا میں اور آخرت میں خدا کی لعنت سے حصہ پاتا ہے۔ یہ لوگ رسول کریم ﷺ کی اہانت کے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہانت کا عذاب ہی ان کا مقدر ہے۔

اس رسول کی شان دیکھو کہ بار بار اس سے گستاخی کی گئی اور جب بھی صحابہ نے قتل گستاخ کے لئے تلوار اٹھائی آپ نے منع فرما دیا۔ یہاں تک کہ بیٹا، گستاخ باپ کے قتل کی اجازت طلب کرتا ہے تب بھی آپ منع کر دیتے ہیں۔ آپ ﷺ لوگوں کی جانوں کی ان تکلیف دہ حالات میں بھی حفاظت کرتے تھے۔ حوصلہ اور صبر کا عظیم الشان نمونہ تھے۔

آپ ﷺ نہ چاہتے تھے کہ لوگ تلوار کے ڈر سے آپ کا احترام کریں۔ ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی۔ لوگ تو طلب عزت کے لئے بیشمار جتن کرتے ہیں۔ خرچ کرتے ہیں۔ طاقت کا استعمال کرتے ہیں۔ مگر آپ ﷺ نے نہ چاہا کہ کوئی ایک گردن بھی آپ کے آگے بخوف تلوار جھکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں پس) اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش وخروش سے) ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔'' (الاحزاب:57)

یعنی جب دشمن ایذا دینے میں بڑھ جائے تو تم بحکم قرآنی درود پڑھنے میں بڑھ جاؤ۔ گویا مومنوں کے لئے اس آیت میں دو احکام ہیں۔ ایک الصلوٰۃ علی النبی اور دوسرا السلام علی النبی۔ اس آیت کے نزول کے وقت صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے یہ تو ہمیں معلوم ہے مگر الصلوٰۃ کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے نماز میں پڑھا جانے والا درود سکھایا۔

سلام کا ذکر التحیات میں ملتا ہے۔ دشمنوں نے آپ کا ہنسی مذاق اڑایا اور پندرہ سو سال سے ایسا کر رہے ہیں اور یہ ہنسی مذاق بھی آپ ہی کی صداقت کی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ گستاخانہ طریق مندرجہ ذیل قرآنی پیشگوئی کو پورا کرتا ہے۔

''اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان سے (بھی) جو مشرک ہیں بہت دکھ (دینے والا کلام) سنو گے''۔

(آل عمران:187)

کیا اس تمسخر سے رسول کریم ﷺ اور آپ کا دین ختم ہو گیا؟ تمسخر کرنے والے کدھر گئے؟ تاریخ اقوام پر نظر ڈالنی چاہیے۔

آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا حکم قیامت تک کے لئے ہے اور مؤمن قیامت تک درود وسلام بھیجتے رہیں گے اور جب استہزاء ہوتا ہے آپ ﷺ پر سلامتی کے تحفے اس قدر بھیجے جاتے ہیں کہ فضاء اس سلام سے معطر ہوجاتی ہے اور ہر طرف سلام اور سلام ہی نظر آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا کے فرشتے زمین پر چلتے رہتے ہیں اور امت کی طرف سے آنے والا سلام مجھے پہنچاتے رہتے ہیں۔

اے مومنو خوش ہوجاؤ کہ تمہارا سلام فرشتے لے کر رسول ﷺ کو پہنچا رہے ہیں۔ جس سلام کو فرشتے لے کر جائیں وہ لازماً قبولیت کا درجہ پاتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مجھے سلام کرتا ہے تو خدا میری روح لوٹا دیتا ہے تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

یعنی یہ سلام جا کر ٹھہر نہیں جاتا بلکہ اس سلام سے رسول کریم ﷺ کی روح متحرک ہوجاتی ہے اور اس کو وعلیکم السلام کا جواب ایسے ملتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے خود دیا ہو۔ گویا یہ درود وسلام رسول کریم ﷺ سے رابطے کا ذریعہ ہے۔

مکرم ریاض احمد ملک صاحب

میرے والد مکرم صوبیدار محمد خان ملک دوالمیال

احمدیت سے والہانہ عشق رکھنے والی ہستی۔ جن کو عشق حضرت مسیح موعود خاندانی ورثہ میں ملا تھا۔ کیونکہ آپ کا تعلق دوالمیال کے اُس خاندان سے تھا۔ جس کے ایک ولی بزرگ، بصیرت رکھنے والے اور سعید فطرت روح حضرت حافظ شہباز صاحب کو دوالمیال کے قریہ میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اس چشمہ فیضان میں غوطہ زن ہوئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کو اپنے من میں بسانے، اس قریہ اور اس علاقہ میں احمدیت کی صدا بلند کرنے، اس چھوٹی سی بستی کو روحانی رنگ میں رنگنے اور یہاں اس چھوٹی سی بستی میں اس مبارک وجود کو روشناس کرانے اور اس کی پاک اور صداقت سے بھرپور دینِ حق کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کا شرف حاصل ہے صوبیدار محمد خاں ملک صاحب کو اپنے گھر کے در و بام سے، اپنے صحن و آنگن سے احمدیت کی تعلیم ملی تھی، اور کتنے خوش نصیب تھے میرے والد محترم جن کو صحبت رفقاء حضرت مسیح موعود نصیب ہوئی۔

حسب ونسب

صوبیدار محمد خان بن جعفر خان بن بہاول بخش، بن اسلام بن قطب۔ اور حافظ شہباز بن اسلام بن قطب حضرت حافظ شہباز صاحب جسمانی (دنیاوی) طور پر لاولد ہیں۔ لیکن روحانی اولاد دوالمیال اور نواحی علاقہ میں کثرت سے ہے۔ بہاول بخش اور حافظ شہباز بھائی تھے۔ صوبیدار ملک محمد خان کے دادا مکرم بہاول بخش صاحب ان کے بھائی حافظ شہباز رفقاء حضرت مسیح موعود تھے اور آپ کی پھوپھو مکرمہ پیر بانو صاحبہ رفیقہ حضرت مسیح موعود تھیں جو مدفون تو دوالمیال میں ہیں لیکن ان کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب ہے۔ میرے چچا مکرم ملک احمد خان نہ صرف ایک مخلص احمدی تھے بلکہ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ احمدیت کا پیغام بڑے دھڑلے سے ہر جگہ پہنچایا کرتے تھے۔

دوالمیال گاؤں میں آباد دوالمی بزرگوں کی اولاد

دوالمی (بابائے دوالمیال) کی نسبت سے اس گاؤں کا نام دوالمیال یعنی (دوالمی آل۔ دوالمی کی اولاد) رکھا گیا۔ اس علاقہ میں پہلے ہندو آباد تھے اور سلطان محمد غوری کے زمانہ میں بابا دوالمی جن کا شجرہ نسب حضرت علی کے بیٹے حضرت عباس سے جا ملتا ہے۔ دوالمی اور اس کے دو بھائی اس علاقہ میں آئے۔ دین اسلام کو اس علاقہ میں پھیلایا اور (سابقہ ضلع جہلم) موجودہ ضلع چکوال میں تین گاؤں۔ دوالمیال گاؤں (بابا دوالمی) تترال گاؤں (بابا گگن) وعولہ گاؤں (بابا ماکھن) نے بسائے۔

بابا دوالمی کے شجرہ نسب میں بابا قطب کے خاندان (قطب آل) کے ایک فرد حضرت حافظ شہباز صاحب نے قادیان کی چھوٹی سی بستی سے اُٹھنے والی حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس علاقہ کہون ضلع چکوال میں احمدیت کی بنا ڈالی۔ آپ میرے پڑدادا کے بھائی تھے۔ میرے دادا جان کے چچا میرے والد محترم صوبیدار محمد خان کے دادا کے بھائی یعنی ایک رنگ میں دادا ہی تھے۔ اور یوں یہ روحانی وراثت آپ کو اپنے دادا جان سے ملی۔

خدا کے فضل سے حضرت حافظ شہباز سے اب چھٹی پشت احمدی ہے اور یہ سب برکات حافظ شہباز صاحب کی بدولت ہمیں نصیب ہوئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت فردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام سے نوازے (آمین)

تعلیم وتربیت اور ملازمت

میرے والد محترم کی تعلیم پرائمری تک تھی اور آپ کی تربیت مثالی رنگ میں اپنے گھر میں ہوئی۔ قرآن مجید آپ نے حضرت حافظ شہباز صاحب کے پاس پڑھا۔ آپ ذہین اور فطین تھے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ نے احمدیت کا خوب مطالعہ کیا اور بچپن ہی سے احمدیت سے آپ کو والہانہ عشق رکھتے تھے۔

آپ نے فوج میں ملازمت کی اور باقی تعلیم فوج میں حاصل کی۔ آپ نے پہلی جنگ عظیم میں حصہ لیا۔ وائسرائے کمیشن حاصل کر کے نائب صوبیدار کی پنشن حاصل کی۔ پھر حیدر آباد دکن کی ریاست میں حیدر آباد کے راجہ کی فوج میں بطور انسٹرکٹر ملازمت کی دوسری جنگ عظیم کے موقع پر آپ کو دوبارہ فوج میں واپس بلا لیا اور آپ صوبیدار کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔

اطاعت ومحبت

دوران ملازمت آپ باقاعدہ قادیان جلسہ پر

حاضری دیتے رہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود آپ کے خلفاء اور تعلیمات احمدیت سے بہت اُنس و محبت تھی اور دل میں ایک عشق تھا کہ احمدیت کا خادم بن کر خدمت بجالاؤں۔ اگر پہلے یا دوسرے دن جلسہ میں کسی مجبوری کے تحت حاضری ممکن نہ ہوتی تو تیسرے روز دعا میں ضرور حاضر ہونے کی کوشش کرتے۔ 1925ء میں آپ نے دوالمیال میں اپنے مکانات تعمیر کئے تو اُس وقت عشق حضرت مسیح موعود کا یہ عالم تھا کہ جب اُس کا چھت بنا تو چھت پر لکڑی کے بالے اور اُن کے اوپر پڑیاں ڈالی جاتی تھیں اور اُس وقت کے رواج کے مطابق ان پڑیوں پر گھر والوں اور خاندان کے نام کندہ کئے جاتے تھے۔ تو اُس وقت آپ نے ایک پڑی پر حضرت مسیح موعود کا یہ شعر لکھا۔

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو مانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دوسری پڑی پر یہ لکھا۔

تیری رحمت ہے میرے گھر کی شہتیر
میری جان تیرے فضلوں کی پناہ گیر

تیسری پڑی پر یہ لکھا۔

حوالدار محمد خان خادمِ مسیح موعود
6/اگست 1925ء

آپ نے نظامِ سلسلہ احمدیہ کی پیروی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ اور ایک مثالی زندگی گزاری۔ دینی غیرت رکھتے ہوئے، نہایت سادگی کے رنگ میں عجز وانکساری کا پیکر بن کر اور اطاعت امیر کو اپنا فرض اولین سمجھتے ہوئے۔ حضرت مولوی کرمداد صاحب۔ حضرت قاضی عبدالرحمٰن صاحب اور میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب کے دور امارت میں نہایت عاجزانہ رنگ میں جماعت احمدیہ دوالمیال کی ہر رنگ میں خدمت کی اور مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہ کر حتی المقدور جماعت کی خدمت میں اپنے آپ کو لگائے رکھا۔

دعوت الی اللہ

دوالمیال اور اس کے باہر آپ نے اپنے آپ کو دعوت الی اللہ میں لگائے رکھا۔ آپ نے تالاب کے قریب بڑے پیپل کے نیچے ایک بیٹھک بنائی ہوئی تھی۔ جو اب بھی موجود ہے۔ اس بیٹھک پر اب بھی حضرت مسیح موعود کے الہام کندہ ہیں۔ اس بیٹھک میں دور دور سے آنے والے لوگ مسافر پیدل سفر کر کے جب وہ اس میں آکر ستاتے تھے تو اس بیٹھک میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر موجود ہوتا تھا اور وہاں ان کو جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات دی جاتی تھیں۔

آپ کے ساتھی احمدی احباب کا اتنا رعب اور دبدبہ تھا کہ کوئی آپ کے سامنے اور آپ کے علم کے سامنے منہ مارنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ یہ تمام احمدیت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے اور انہوں نے جدوجہد اور محنتوں سے احمدیت کو حاصل کیا تھا اور وسیع مطالعہ کر کے احمدیت کو اپنی رگ وپے میں بسایا ہوا تھا۔

اس بیٹھک میں خوب دعوت الی اللہ کی جاتی تھی اور لوگوں کے سوالات کے مدلل جوابات دیئے جاتے تھے اور حوالہ جات پیش کئے جاتے تھے۔

مہمان نوازی

نماز مغرب کے وقت جب آپ اس پیپل والی بیت الذکر میں نماز پڑھنے جاتے تو جو بھی مہمان بیت الذکر میں ہوتا (اُس زمانہ میں لوگ پیدل سفر کرتے تھے اور اکثر بیت میں رات گزارنے کے لئے ٹھہر جاتے تھے۔) تو آپ کا باقاعدہ معمول تھا کہ اُس کو کھانا پہلے کھلاتے اور بعد میں خود کھانا کھاتے تھے۔

آپ نے ایک بستر جس میں ایک دلائی، رضائی اور تکیہ اور چادر علیحدہ مسافروں کے لئے بنوائی تھی اور اُن کی بیٹھک میں ہوتی تھی اور وہ اُن مسافروں کو دی جاتی تھی۔ جس شام کوئی مسافر نہ ہوتا، آپ نہایت غمگین ہوجاتے کہ آج کوئی مسافر نہیں، کیسے یہ نیکی کماؤں گا۔ آپ کو مہمان دیکھ کر بہت خوشی ہوتی اور ان کی خدمت کر کے آپ کو ایک دلی سکون اور راحت ملتی تھی۔

ایک دفعہ ایک مسافر اس بیت میں آگیا، آپ نے اُس کو بستر دیا۔ صبح جب آپ اُس کی چائے لے کر گئے تو وہ بستر سمیت غائب تھا۔ واپس آکر مسکرائے اور نہایت بشاشت اور مسکراتے چہرے سے کہا کہ وہ مسافر آج بستر لے کر ہی چلا گیا ہے۔ اس کو اس کی ضرورت ہوگی۔ تقریباً تین چار گھنٹے کے بعد ایک آدمی نے جو اُسی گاؤں کا تھا وہ بستر اور ساتھ اس آدمی کو لئے ہوئے آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ چونکہ میں نے یہ بستر دیکھا ہوا تھا اس لئے پہچان کر اس کو پکڑ کر لے آیا ہوں۔ لیکن آپ نے اسے معاف کر دیا۔

ایک اور واقعہ ہے کہ ایک مسافر صبح سویرے جو آپ نے اُسے رات گزارنے کے لئے رضائی دی تھی، وہ لے کر چلتا بنا۔ دوسرے دن ایک اور مسافر آگیا جس نے بیت میں رات بسر کرنی تھی، ہر کوئی کہے کہ کوئی بستر نہیں، دیکھو کل ایک مسافر رضائی لے گیا۔ لیکن آپ نے انہیں کہا آپ فکر نہ کریں۔ اس کو بستر میں ہی دوں گا، اس کو کھانا بھی دیا۔ پھر رات کو آپ نے اپنی رضائی اُسے دے دی اور خود رات اپنی بیٹھک میں کمبل میں گزار دی اور یوں مسافر کو آرام پہنچایا۔

اچھے اخلاق اور ہمدردی مخلوق

آپ نے اپنی اولاد کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی، انہیں ہمیشہ احسن رنگ میں نصائح سے نوازا۔ ان کو دین اور دنیا کی تعلیم کے ذریعہ سے آراستہ کیا۔ نماز کے پابند اور تمام گھر والوں کو ہمیشہ عبادات کی تلقین کیا کرتے تھے اور آپ ایسے نرم لہجے میں گفتگو کرتے تھے اور آپ کے اعلیٰ اخلاق اور سلوک اور رویہ کی بدولت گھر جنت کا نمونہ تھا۔ اور احمدیت کی برکتوں سے آپ کے گھر میں رزق کی فراوانی رہی اور خدا کے فضلوں کو آپ اور آپ کے گھر والے سمیٹتے رہے۔ آپ کا اپنے بہن بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں سے بہت اچھا سلوک تھا اور تمام آپ کی دل سے عزت کرتے تھے۔ یہ محض خدا کا فضل اور احمدیت کی برکت کی بدولت تھا۔

جب آپ کسی کا اچھا کام دیکھتے تو اُس کی تعریف کرتے تھے۔ جب کسی کو اچھا کپڑا پہنتے ہوئے دیکھا، کسی کے حالات سُدھرتے ہوئے دیکھے، تو اُن کے لئے بہت دعائیں کرتے اور بہت خوش ہوتے تھے۔ اور اُن کی مزید ترقیوں کے لئے دعائیں کرتے، اچھی فصل دیکھ کر، کسی کا اچھا کام دیکھ کر، کسی کی اچھی گائے بھینس دیکھ کر، کسی کو خوش حال دیکھ کر، کسی کے دن بدلتے ہوئے اور اچھے ہوتے ہوئے دیکھ کر، کسی کی معاشی حالت سدھرتے ہوئے دیکھ کر، کسی کی اچھی کامیابی دیکھ کر تو آپ دل سے خوش ہوتے اور دل سے دعائیں کرتے تھے بلکہ یہاں تک ہی نہیں ہر ایک کو اُس کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا ذکر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کی محنتوں کا اللہ تعالیٰ نے اسے پھل دیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بے زبان مخلوق اور جانوروں کی دیکھ بھال کرنی چاہئے اور ان کا خیال رکھنا چاہئے۔

آپ نے ملازمت سے ریٹائر ہو کر گاؤں میں ایک کپڑے کی دکان بنائی تھی اور جب تک نظر ٹھیک رہی۔ دکان چلاتے رہے اور احمدیت کے سپاہی اور خادم بن کر بڑی شان، بڑی آن، بڑے وقار اور بڑے اعتماد سے زندگی گزاری۔ اور اپنا وقار ہمیشہ قائم رکھا۔ اور احمدیت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہے۔

آپ کا ایک مکمل روٹین اور طریقہ تھا۔ وقت پر کھانا۔ سونا۔ جاگنا۔ کام۔ نمازیں ادا کرنا۔ ایک گھڑی کے مطابق آپ نے اپنے روزانہ کے معمولات کو چلایا تھا۔ سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے مجلس فلاح دوالمیال اور جماعتی مجلس عاملہ کے رکن تھے۔ اور فعال رکن تھے۔

چندوں میں باقاعدہ تھے۔ روزانہ کے معمولات کے مطابق آپ چندوں میں بھی باقاعدگی کے اُصول پر تھے اور شاذ و نادر ہی آپ کے چندوں کا بقایا رہا ہو۔ ورنہ ہمیشہ آپ نے اپنے چندے وقت پر ادا کئے۔

آپ ہمیشہ سادہ سفید اور صاف لباس پہنتے تھے۔ سفید شلوار قمیص، سر پر کلاہ، سفید چادر اپنے کندھوں پر۔ اور پاؤں میں زیادہ ترمکیش ٹائیپ جوتے استعمال کرتے تھے۔

شادیاں اور اولاد

آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی محترمہ مانو بی بی صاحبہ سے ہوئی۔ ان سے آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے دوسری شادی محترمہ حاجرہ بی بی صاحبہ سے کی۔ اس میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد عطا فرمائی۔ ان میں تین لڑکے مکرم ملک محمود احمد (فلائیٹ انجینئر) لالہ رخ واہ کینٹ، مکرم ملک غلام احمد (مرحوم) چیف ملر جنہوں نے تقریباً 14 سال سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ گلبرگ لاہور اور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ناٹنگھم یو کے میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ خاکسار ریاض احمد ملک امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال اور دو لڑکیاں مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مختار احمد جسٹس آف پیس ناٹنگھم سٹی سابق امیر ناٹنگھم، مکرمہ عفت شاہین صاحبہ سابقہ صدر لجنہ دوالمیال اہلیہ حاجی ملک محمد عارف بقید حیات ہیں اور احمدیت پر قائم ودائم اور احسن رنگ میں اپنی حیثیت کے مطابق اور خدا کی طرف سے ملی ہوئی توفیق کے مطابق احمدیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

مورخہ 31/اکتوبر 1979ء کو پی ٹی وی پر حج کے مناسک جو LIVE دیکھے۔ اس رات کو تقریباً 12 بجے کے قریب بائیں جانب دل میں شدید درد کی شکایت کی تو خاکسار نے آپ کو اپنی چارپائی پر لٹایا لیکن آپ کا وقت پورا ہوا ہوا اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور یوں وہ آپ کی دعا قبول ہوگئی۔ جو آپ ہمیشہ مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا اور میرا چلتے پھرتے میں خاتمہ کرنا اور آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ آپ میرا فکر نہ کریں کہ ”روح رواں اور مشکل آسان“ یعنی میں نے ایسے چٹکی بجاتے ہوئے چلے جانا ہے اور بالکل آپ کی دعائیں حرف بہ حرف قبول ہوئیں اور آپ اپنے خالق حقیقی کے پاس حاضر ہوگئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو جنت فردوس کا مکین بنائے اور آپ کی اولاد در اولاد در اولاد اور آپ کی نسلوں کو احمدیت کی خدمت کرنے اور اس پر صحیح رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ طاہر فاؤنڈیشن تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ مریم حنا صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم تیمور احمد صاحب ولد مکرم امان اللہ صاحب آف کینیڈا کے ساتھ مورخہ 22 دسمبر 2013ء کو گوندل بینکوئٹ ہال ربوہ میں مبلغ 20 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے کیا اور دعا کروائی۔ مورخہ 23 دسمبر کو اسی ہال میں دعوت ولیمہ کا بھی انتظام کیا گیا جس میں مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب استاذ جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب سابق قائد ضلع سرگودھا کی پوتی، مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب جرمنی کی نواسی اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عطاء المصور صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم جمیل احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالنصر شرقی محمود ربوہ کو مورخہ 18 جنوری 2014ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام خاقان احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم منور احمد سندھی صاحب لندن کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے باعث عزت و قابل فخر وجود بنائے نیز صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم اظہر احمد صاحب کراچی سپر سٹور کالج روڈ دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد شریف صاحب ناصر آباد ربوہ دو ماہ سے پتے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مبشر احمد ورک صاحب مربی ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ خورشید بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد ورک صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم قیصر شہزاد صاحب سکنہ سیالکوٹ شہر کو ہرنیہ کی تکلیف ہے۔ جناح ہسپتال لاہور میں ان کا آپریشن متوقع ہے۔ دو سال پہلے بھی ان کا ہرنیہ کا آپریشن ہوا تھا۔ اب یہ تکلیف دوبارہ ہوگئی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی تکلیف سے بچائے۔ آمین

مکرم محمد اسلم پرویز صاحب سیکرٹری تعلیم ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم انور سلام صاحب ابن مکرم محمد یامین صاحب گلستان جوہر کراچی عرصہ 23 سال سے صاحب فراش ہیں۔ موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ میں سر دیوار کے ساتھ ٹکرایا تھا جس کی وجہ سے پیرالائز ہوگئے۔ بیماری کے دوران بھی لیٹے لیٹے کمپیوٹر پر جماعتی کام سرانجام دے رہے تھے۔ اب میمن میڈیکل ہسپتال میں گردے کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6211649 فون رہائش: 047-6215747

دعائیہ تقریب

مکرم فیاض احمد جاوید صاحب جنرل سیکرٹری امارت ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 30 دسمبر 2013ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ اور مدرسۃ الظفر ربوہ میں حافظ آباد ضلع کی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے زیر تعلیم طلباء کے اعزاز میں ایک تقریب زیر صدارت مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع حافظ آباد منعقد ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سال 2013ء میں ضلع حافظ آباد سے 7 طلباء جامعہ احمدیہ ربوہ اور ایک مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخل ہوئے۔ کل 14 طلبہ نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد تقریب میں موجود ہر طالب علم نے اپنا تفصیلی تعارف کروایا نیز جامعہ احمدیہ کے سال آخر میں زیر تعلیم طلباء نے اپنے مقالہ جات کے بارے میں تفصیلات بتائیں۔ مکرم امیر صاحب ضلع، مکرم فہیم احمد شاہد صاحب مربی ضلع حافظ آباد اور مکرم اعجاز احمد صاحب قائد ضلع حافظ آباد نے وقف زندگی کی اہمیت اور اس حوالے سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے متعلق بتایا۔ نیز تقریب میں موجود جماعتی عہدیداروں سے درخواست کی کہ وہ ضلع کی جماعتوں سے زیادہ سے زیادہ خدام اور خاص طور پر واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اس تقریب میں جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کے طالب علم عزیزم مزمل الیاس صاحب آف چک چٹھہ کی وفات پر قرارداد تعزیت بھی پیش کی گئی۔ آپ مورخہ 9 اکتوبر 2013ء کو ربوہ میں اچانک وفات پا گئے تھے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد محمود اقبال صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ممانی اور خوشدامن مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ محمد اسماعیل صاحب مرحوم 22 دسمبر 2013ء کو کچھ عرصہ کی علالت کے بعد رحلت کر گئیں۔ مرحومہ عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھیں مگر قوت ارادی اور مسلسل علاج کے باعث آخر وقت تک بفضل اللہ تعالیٰ مصروف کار رہیں۔ مرحومہ نے 89 سال کی عمر پائی۔ 24 دسمبر کو بعد از نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جبکہ بعد از تدفین بہشتی مقبرہ مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ لواحقین میں چار بیٹے مکرم محمد ادریس صاحب، مکرم محمد احمد صاحب کراچی، مکرم محمد الیاس صاحب لاہور، مکرم محمد انور صاحب ٹورانٹو کینیڈا، دو بیٹیاں مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب رائیونڈ لاہور اور مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ زوجہ مکرم رانا عقیل الرحمن صاحب موچی دروازہ لاہور چھوڑیں۔ مرحومہ نہایت سادہ، خاموش طبع، خوددار اور خوش مزاج تھیں اور چندہ جات کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام

جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تاکہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 64,65)

س: حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کے ضمن میں احباب جماعت کو کیا نصیحت بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔" (الحجرات: 14) اب جو جماعت اتقیاء ہے (متقیوں کی جماعت ہے) خدا اُس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہیں اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اُس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 177)

س: خطبہ کے آخر میں حضور انور نے احباب جماعت کو کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ ہم سب کو، ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود کے اس درد کو سمجھنے کی توفیق دے، اپنے اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی توفیق دے۔ خاص طور پر اپنے آپ کو بھی ذکر الٰہی اور خاص دعاؤں کی طرف متوجہ رکھیں۔ دنیا میں ہر احمدی یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اُن تمام جگہوں پر جہاں احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں ان کی پریشانیاں دور فرمائے، آسانی کے سامان مہیا فرمائے، ان کی آزادی کے سامان پیدا فرمائے اور یہ بہت اہم دعا ہے جو اخوت اور بھائی چارے کے اظہار کے لئے ضروری ہے اور یہ اخوت اور بھائی چارے کے اظہار کا یہ تقاضا ہے کہ ہم ضرور یہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

10 فروری 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:15 am	فوڈ فار تھاٹ
2:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
3:25 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:15 am	حضور انور کے ساتھ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی ملاقات
6:55 am	فوڈ فار تھاٹ
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء
8:45 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کا دورہ جاپان
12:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:05 pm	آداب زندگی
1:45 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:05 pm	فرنچ پروگرام 17 جولائی 1997ء
3:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اپریل 2008ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:05 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا دورہ جاپان
11:55 pm	طب وصحت

11 فروری 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اپریل 2008ء
3:55 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
4:35 am	آداب زندگی
5:20 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:05 am	الترتیل
6:35 am	حضور انور کا دورہ جاپان
7:00 am	کڈز ٹائم
7:35 am	سیرت حضرت مسیح موعود
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اپریل 2008ء
9:00 am	آداب زندگی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	حضور انور کے ساتھ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی ملاقات
12:35 pm	آداب زندگی
2:15 pm	آسٹریلین سروس
2:45 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:35 pm	کوئیز۔ جنرل نالج
9:15 pm	سیمینار سیرت النبی ﷺ
9:55 pm	آداب زندگی
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کے ساتھ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی ملاقات

ربوہ میں طلوع وغروب 31۔جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:44

Study in Poland !
(Shengen State)
EXPERIENCE EUROPE IN POLAND – INVEST IN YOUR FUTURE
Final call for Admission for March & Sep. 2014!
Meet Ms Anna Śniegulska (Int. Officer from University of Euroregional Economy In Warsw Józefow) - Poland for Admission & Guidance
Bachelor & Master Degrees in Business, HRM, Project Management, Hotel and Tourism Management
- Affordable Fee For European Degree from 2500 €
- IELTS not required WWW.EN.WSGE.EDU.PL
- Admission Eligibility: maximum 3 years education Gap
3rd Feb. Monday -11:30am to 7:30pm at PC Hotel Board Room "F" - Lahore.
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
EC Education Concern

STUDY IN GERMANY
Session-July- 2014 Admissions Open
www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offers you:
1. Quick Package for Universities in Germany
Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate, Bachelors and Masters students in all fields
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting instalment 2000 Euros from Pakistan)
Time duration for the whole process/embassy appearance: 4 to 6 Months
2. Comfort Package with ErfolgTeam
The candidates who cannot afford the above mentioned package may also apply in comfort package, in which you have to do language in Pakistan beforehand. In this way, save the language fee in Germany. Time duration for the whole process: around 9 months **Study Requirement:** Intermediate, Bachelors or Masters **Language requirement:** 3 to 6 months in Pakistan
Courses also available in English Language
Consultancy +Admission + Documentation / Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office Tel: +49 7940 5035030, Fax: +49 7940 5035031
Mob: +49 176 56433243 Email: info@erfolgteam.com Skype ID: erfolgteam
www.erfolgteam.com

اکسیر اوجاع
جوڑوں کی درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

سردیوں کی سرد ہواؤں میں۔ سیل کے رنگ بکھرے ہیں فضاؤں میں
سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47-6212310

جائیداد برائے فروخت
1۔مکان رقبہ ایک کنال تعمیر شدہ 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء
2۔کمرشل بلڈنگ رقبہ دس مرلہ واقع گولبازار 11/14
3۔ایک پلاٹ رقبہ ایک کنال دارالعلوم جنوبی 8/10
رابطہ کے لئے: 001-403-852-0590
0336-7064942

FR-10

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 22/16 دارالنصر وسطی ربوہ
رقبہ ساڑھے سات (7.5) مرلے
کمرے 3 عدد، کچن 2 عدد، سٹور 2 عدد، باتھ روم 2 عدد، صحن
Mob:0332-7051917

باٹا گرینڈ سیل میلہ
Bata
by choice
باٹا شوروم حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

سیل کا مزہ اٹھائیں، لبرٹی فیبرکس پر آئیں
سیل۔ سیل۔ سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ: +92-47-6213312